هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ٭ من بدل او را غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ

موسوم بہ اسم تاریخی

عز الآخرۃ

۱۳[illegible]

از تصنیف شریف و تالیف لطیف ـ جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ ـ عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری دکنی

باہتمام مہتمم دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل تجارت ریلوے سلطانی بہ حسن سعی فراوان و تصحیح بیکران فرزندان حضرت مصنف

محمد عبد الرحمن منشی دار الانشاء دفتر کمرو [illegible] سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغۂ عدالت کوتوالی و امور عامہ

قاسمی پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ز لائقِ حمد و نعت اولیٰ ہست بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایہا الولدان
محمد عبد الرحمن سلمہ المنان - و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ
بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے معلوم کریں کہ تمھارے
دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم
خوش حال فارغ البال نہایت سر برآوردہ قبیلہ پرور مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذاری - اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مدبرانہ زندگی بسر کی - باوصف کثرتِ تعلقات دنیا کے للٰہی اور خیراتی
کاموں میں بیدریغ روپیہ خرچ کیا - جو مثلِ روز روشن نمایاں و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور میں آپکی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
و معروف نمونہ ابتک آپکا موجود ہے - دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات و مبرات
میں صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے - ملک التجار تھے - آپکی
تجارت میں بڑا فروغ رہا - سیلم - کوڑیال - ارکاٹ - ترچناپلی - کڑپا -
کرنول وغیرہ میں جا بجا آپکی کوٹھیاں تھیں - صدہا نوکر محمد نگر - علی آباد -
بی بی نگر - کریم پیٹھ وغیرہ متعدد مقطعہ جات - و باغات - و مکانِ عالیشان
گھوڑے - باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا - کمتر مقدمات
عدالت سرکاری میں جاتے ہونگے - اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرمایا کرتے - آپ مصلح - وہمدرد قوم تھے - راجہ میسور نے ہرچند
آپکو قبول ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی
کسر شان خیال فرمایا - اور ہرگز قبول نکیا - راجہ صاحب نے باستماع
خوش حالی باظہار مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا - جو
کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا - اولاً آپ سے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا -
مثل میر عبدالرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار
دربار میں کافی قدر و منزلت تھی - اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اسکے
باپ نے تمھارے پردادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً
قبول کر دیا تھا تمھارے جد اعلی محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت
میں احمد ابن محمد کو ڈریال ملک ملیبار کی حکومت تفویض تھی - آپکو سلطان شہید سے
مخصوص تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادت سلطان

و تاراجی قلعہ سرینگ پٹن - بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا - اور بعد
تسلط کے ہرچند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزا سلطانی ایک ہزار الف روپیہ پنشن
نسلاً بعد نسلٍ آپکے نام جاری کر کے شریک دربار انگریزی کرین - مگر آپنے
قطعی انکار کیا - آپ نہایت متقی تھے - اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے
اس مختصر مین گنجایش نہین - اسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے - ع
در گدائی ذکر شاہی خوب نیست ؎ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ ۵

ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصلِ خزان ؎ بے محل ہی چھیڑنا وان عہدِ گل کی داستان
گو یقین ہے رفتہ رفتہ یادِ ایامِ سلف ؎ دل سے چھوڑیگی مٹا گردشِ دورِ زمان
ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ؎ بھولے جا رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان
بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت ؎ اُٹھ رہا ہی گل سے شمع بزم کے ابتک دھوان

بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدر آباد دکن تک پہونچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور ع یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا
آغاز نیک نفس خدا ترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج
ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر
نمایش گاہِ لندن مین اپنا دست کاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت
اطلس پر حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت
مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت
پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلہ صنعت
مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکیٹ بواسطہ صاحب رزیڈنٹ
و بذریعہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۲۱۸ مورخہ ۲ امرداد سنہ ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی۔ اور سرٹفکیٹ پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کردینا چاہا۔ بعض احباب خلافِ مصلحت جانکر مانع ہوے۔ ۵

ملک آتے نہین جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت ٭
کہ خود ہم قصرِ دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ٭

سرکار عالی نے بذریعۂ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی سنہ ۱۲۹۹ ف فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے سلطان الاسلام والمسلمین عبد المجید خانِ عثمانی فرمان روا ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ ہجری میں سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سرِ تسلیم خم و دستِ ادب ہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت تعظیم و تکریم و بیحد اخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر سے فخر تھا۔ بعذر ہمرکابی پیرِ جوان سید السّادات ولیعہد سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بےسروسامانی معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف
ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
نہین کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمٰن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
و سجادہ درگاہِ سلطان الاولیا سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم با مروت خلیق خوشحال
ہین۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیامِ بغداد تک پیر و مرشد کو
مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے
نہایت خوش ہوکر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین
پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون - حیدر آباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کانی شریف
مین جبکہ پیرو مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیرو مرشد اوتر نجائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر ہوتا ہے - آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی - و مولانا سید پیر محی الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ ہر دو اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہٖ کے مصداق ہین - جب آپسے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفی صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزند ارجمند ہین۔ آپ خلقِ مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین
علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اُردو مین بھی دستگاہ کافی
رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
خدام دعوتین کین قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پر تکلف
فرمائی انواع واقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی
بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرفِ زرِ کثیر
فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑا اُن کی بیش قیمت صدف کے
کام سے مرصع عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہٗ سلطانِ اسلام بول کی والدہٗ
ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرار
بیشمار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیرِ دستگیرِ درماندگان کے اولاد کے
عطیہ کو تبرکاً یہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلاے معلی تک ہمراہ کر دیا۔ مدیر جمروق یہہ ترکی لفظ ہے یعنی کمشنر کروڑ گیری قسطنطینیہ مین ڈاکٹر اور جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم سلیمانی اسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اسمین شک نہین کہ ترکون کو سلطان سے خاص محبت و الستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان اریہہ تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ بہت ملکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کہین کی نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست باخدا اکرم فرما۔ مدار المہام صاحب حال حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے چونکہ بالطبع انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاع کے فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ اِنھین نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھین کھلین۔ بوقتِ
رخصت فقیر کو دوبارہ آنیکے لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بدیہی
جواب دیا کہ معاف فرمائے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے یہہ آخیر ملاقات
ہے وغیرہ ذٰلک ع گردن بے طمع بلند بود۔ ۵
این سعادت بزورِ بازو نیست ؎ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
شاید دیوان کو اِس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہہ ملاقات
افسر بالا دست کو جنکی ماتحتی مین فقیر کارگزار رہا تھا ناگوار گذری۔
درپئے بیخکنی ہوے۔ خلاف قاعدہ فینانس و حکم کیابنٹ کونسل
و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ مین جانے کے لئے
طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
بعد تشخیص وہان سے جواب آیا کہ اِنکے قویٰ اچھے ہین۔ نوکری سرکاری

کی قابلیت انمین موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات

ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانۂ شاہی پر وظیفہ کا

بار نڈالا جاے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکر کے اپنے ہمرنگ کو جمانیکے لئے

اسقدر ناقابلِ برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ

الاماں ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ٭ احتیاج است احتیاج است احتیاج

جبکہ بےلطفی روز افزون ہوتی چلی ع حق خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت ہے عبث

اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیلِ

مدتِ ملازمت و حصولِ نصف وظیفہ حُسن خدمت بہ تقاضاے دستِ فشار

گرانباری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا افکارات

سے نجات ملی۔ اَلْخَيْرُ فِيْمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلاخوشامد

احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیۂ زندگی بسر کرتا ہون طلوعِ آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ
بے منت مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ورعیت کو
تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما
خوش کردی ۔ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا تماشا
ختم ہو لیا۔ ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ۔ پیمانہ بھر گیا ہے
چھلکنے کی دیر ہے ۔ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

تمہیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے

نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

اب لکھنوا۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلاً
یہہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم سکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز رہو اور اللہ تعالیٰ
طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور وہان کی یکجائی کا ذریعہ متصور ہے
ورنہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی
ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین ہے پس تم خوب غور سے
سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیۂ کریمہ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادر مطلق
سے انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا مین باعزت
و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین
(۲) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے
محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی
تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر پر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام
بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدا پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
نیکی کی نیکی ملیگی عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو
جسکو چاہو۔ مگر اسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو۔ جیسا کروگے
ویسا ہی بدلا پاوگے۔ ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ٭
از مکافات عمل غافل مشو ٭ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاءً نِ الْحُسْنٰى
یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اسکو نیک بدلہ ملیگا۔
اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
ساتھہ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کامون کو
بجا لاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا۔
اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کہلیگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی
اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا وہوس سے
روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا یتعالی نے
عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
تندرستی وصحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدا یتعالی نے سرفراز فرمایا ہے
اور سمجھوا سے اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مثل چوپایون کے
یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہین پیدا کیا۔ ہ

اے خدا قربان احسانت شوم   این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اوسکا شکر ادا کریگا
شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ یعنی تم میرا
شکر کروگے تو مین تمکو اور نعمتین عطا کرونگا۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ
لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے

ع شکر نعمت ہاے تو چندان کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ

ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ❁ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است

جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتون کو پہچانیگا اور اوسکا شکریہ ادا کریگا تو
رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک
پہونچیگا۔ اور اوسکا بندۂ خاص باوفا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ کَانَ
لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے۔ جو کوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع
ہوگیا اوسیکا بیڑا پار ہے۔ پس ہمکو چاہئے کہ اول ایمان کی درستی کرو
جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ۔ یعنی کوئی
شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچون سے زیادہ
اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہوا اور وہ
جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالی کے ملنے کا
راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہدو اے نبی
اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالے

تمھین محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہونا
اور اوسکے غضب سے بےخوف نہ بنّا۔ جو شخص خدایتعالی سے
ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین۔ جو کوئی خالق سے
نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔

شعر

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت ⁂ چون بدو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید ⁂ ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید
تو ہم گردن از حکم داور میپیچ ⁂ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
از خدا بترس یادشاہی کن ⁂ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن

کلام الٰہی تعالیٰ شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
سب سے زیادہ اِنھین چار امور پر تاکید اکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالےٰ
کو ہمیشہ یاد کرو اور اوسی سے ڈرو۔ اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکر علیٰ سے غافل رہنا غافلِ احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفسِ واپسین بود خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گُر عبادت کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست۔ ہوش سنبھالکر ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز مین بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دائمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی و نہ نظرثانی
اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ
پس ایسے حاکمِ مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک
نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہی کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت پر
عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم
اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے
ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرمائے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے قصورات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہان۔ وجوینده بھی

اے خدا از فضل تو حاجت روا ✤ با تو یاد ہیچکس نبود روا

غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ے

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✤ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ و زمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تارے ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہیں کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوی ہمارا مالک و ربنانے و قائم رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ خداتعالی اکے صفات سے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین برائے نام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھاری تو یہ ناتوانی
سے قوت بصارت کی یہ کیفیت ہے کہ پلک اوٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی
سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین
دیکھ سکتا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ
جبکہ تم از روئے قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو
کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات
جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
جملہ ذرات زمین و آسمان ؎ لشکر حق اند گاہ امتحان ؎ از دہان لقمہ نشد سوئے گلو
تا نگوید لقمہ را حق کا در خلو ؎ وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا
تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہے
يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ؕ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہوگے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہوگے

یہان تک کہ جو چیز تمھارے نظر ون سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لوگے

اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے

علم و عمل کیلئے قید قلم کرتا ہون (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہی (۲) نظر بر قدم

اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ ڈالے اور بیٹھنے کی حالت مین اپنے

روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی لوگون کی

باتین سننا بھی اسی مین داخل ہی (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات

ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہی (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا

ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہی ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت

جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری سوکھی ہوئی زمین بغیر تخم ریزی کے بارش ٹپکنے سے سرسبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف ایک حکم کُن سے۔ کتم عدم سے۔ حیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھہ دشوار گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا اور تمھارے اعضا سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہے۔ ہرگز نہین

اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ٭ عالمے را در دمے ویران کند

باز از احکام جبروتی خویش ٭ جملہ را موجود و یکسان میکند

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہین۔ نہ عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایۂ ثبوت کو پہونچی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا۔ جائے عیش و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
مین راسخ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
اعمال مردم بروز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ مین خدا۔ و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ و لو بفرض محال تیرے خیال کے موافق۔ قیامت
کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین
رکھتا ہون۔ مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو مینے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ناخود و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملہ دو روزہ دنیا کا اعتبار نہین ہے
افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

کسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مِل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ جس سے صریح قرآن حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا۔ معراج جسمی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگاکر آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی لطیف تر تھا۔ ب صاحبِ عرش بلائے جسے نعلین سمیت تو کون کہتا ہے اوپاؤن سے نعلین اوتار تو تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھہ نہین چلتی ہو اور یقین جاننا کہ جو خدا تعالیٰ نے تمہاری تقدیر مین لکھدیا ہے وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ مین تقدیر نے کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیگئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلافِ توقع مسبب نے کس آسانی سے نوکر کرادیا ہ کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما ہو فکرِ ما در کارِ ما آزار ما ہو ہ مرشد پیا

بدستِ خود نوشتہ کہ خوشنویس است و نخواہد بد نوشت۔ بخلاف اسکے فقیر نے عجلتِ طبعی سے

اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بیحد کوششین کین ہے سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے تو

کون پھرتا ہے یہہ مردار لئے پھرتی ہے تو دل اگر قابو مین ہوتا تو یہہ دکھہ کیون ہوتا۔ میرے پہلو ہی

مین ہے دشمنِ جانی افسوس تم نے اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عمائدین و

معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچائے ہے اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی تو رزقِ تو مقدر ست

ہیچ طلبی تو ہیچ از تو خدا طاعتِ فردا طلبد۔ کام امروز از و روزی فردا طلبی۔ تمھارے افسر اعلیٰ کی

توجہ خاص تمھارے حال پر مبذول رہی تمھارے حقوق کو تسلیم کیا زبانی و تحریری مکررات و مرات وعدے

بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ہے گر زمین را آسمان دوزی نہ دہند زیادہ از روزی تہی دستان

قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد

پیروی مین کوئی حد و حصر باقی نہ رکھی۔ شرق سے غرب و جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل دعا کے

تدابیر کو پھیلا تو جانے مقصود بیخ و بست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار رہوگا۔ تا وقتیکہ اشرار دستِ ظلم نہ ریکی اعزام

ہین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر صفحۂ ظہور پر جلوہ گر کس طرح ہوگا ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
اسی کی چپ سے ہی جنبش قرار پاتا ہو اور کا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر ذرہ بھی بد اندیش
بزرگوں سے بچو زنادان تنگ نظر روزی ہووے لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالیٰ - دنیا کو جو اسباب ظاہر
سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہے کہ - بر توکل زانوے اشتر بہ بند بلکہ اسی مین منہمک ہون
لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین - اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین - کسریٰ کو تعمیر ایوان مین کیا کچھ تدبیر تھی
افلاطون کو تقدیر فلک نے کیا نفع دیا نہین سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
قارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر ہین تدبیر پر - واصل تدبیر تقدیر - و تقدیر
غالب ہے تدبیر پر کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی مثنوی بیخبران تخم امل کاشتند کشت آخر از آن
چہ بر داشتند رخت امل بند کہ تاجر شوی آدمی باز مسافر شوی اصل تدبیر یہہ ہے کہ رضای
حق تعالی مین کوشش کرے تا برقع خجالت نہ پھٹنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو
ملامت کرے اگر جاہ ملے شکر نعمت خدا بجا لاے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور وقوع مین آوے تو

اسکو تدابیر ممنوعہ و محنت ہائے شاقہ پر اپنے حاصل نہ کرنا چاہیئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنی نگاہ رکھے۔
الحاصل تدبیر کچھ نہیں ہے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اُسی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے
پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غوطہ زن نہ ہونا چاہیئے اور وقت ایش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا کا قبول نہ ہونا
کہ اسی سے ہر مشکل آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے قسمت کیا ہر ایک کو تمام ارکان نقشے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ہو بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا مثنوی
بکارِ دانش آید وہم بد کردہ ہی را بادم نسبت مکن کہ ہمہ تقصیر نیست آمرد و انگہ گر نشنیدہ اِنَّا ظَلَمْنَا۔
افعالِ شیطانی اور افعالِ رحمانی میں تمیز رکھنا بھی ضروری ہے نصیحت کمنت بشنو و بہانہ مگیر
کہ ہر چہ ناصح مشفق بگوید بپذیر۔ مذہب کی تحقیق میں گر نہ پڑنا کہ کسی کی عمر اس راہ میں پوری نہ ہو سکی ہو بفرض محال تم
محقق بھی بنے۔ تو اِس سے کیا حاصل۔ اِسلئے کہ محقق بننے کے بعد بھی تمکو عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رائی سے آدمی
گمراہ ہو جاتا ہے شفاعتِ قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے۔ پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو
ڈانواں ڈول رکھنا اور عمرِ عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے سلفِ صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی مقصود ہے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ دوسری
جگہ نقیرًا ہے۔ یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ رہے جاؤ گے۔ بخلاف
اسکے اگر عمل نکرو گے تو اپنا سر اپنے ہاتون سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
روز کہو گے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آوین حکم ہوگا
کہ اے احمق تو وہان سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی۔
مہلت کہان۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا مین تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے
دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جسنے
اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تو نے کسیکے ساتھ احسان
کیا ہو اور کسینے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونون کو بھول جانا۔
الیعنی غیر فضول گو نہ بنا کہ اسمین وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَن تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعنِیہِ ھَوٰی اِلَی جَھَنَّم
سَبعِینَ خَرِیفاً۔ یعنی جو شخص فضول و غیر ضروری بکتا رہے تو۔ وہ جہنم
کے گڑھے مین ستر سال تک دھنسایا جائیگا۔ تا بحد امکان زبان بند رکھنا
کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَتُہ الاِنسَانِ فِی حِفظِ اللِّسَانِ۔
دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع
خموشی معنیِ دارد کہ در گفتن نمی آید ٭ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہئے۔ دل بیار دست بکار

رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش مگوئی۔ تو چیز یکہ نپرسند تو از پیش مگوئی۔ از گوش تو دو

دادند و زبان تو یکے۔ یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوئی۔ ؎ نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون و درون میرا۔ کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا۔ ہر

حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل ہو جائے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ وارد ہے

؎ استقامت آپ ِ اول گزین۔ تا ز درخت وصل بعد خوشہ چین۔ تا خبر دار یکا سعف

و مصائب کا کسیکے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالیٰ

فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اُولٰٓئِكَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم مصیبت پہونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے - پس اونپر خدا کی عنایت و رحمت ہے - اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین -

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے - مگر خلائق کے گناہ سے بچتے رہنا - کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے -

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بہی اطاعت و مزاجداری کرنا - فی زمانا یہی عین مصلحت - اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے - اوسکی سختی و برا کہنے کو برا نہ ماننا - مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھہ سے نہ کھونا کیونکہ غرض ملازمت سے جائز پیسے پیدا کرنا ہے - اور عزت ہی کیلئے پیدا کئے جاتے ہین - جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل کرنیکی کوشش کرنا - ناجائز ذریعہ سے کاربرآری مین انسان ذلیل ہوتا ہے اور زک اوٹھاتا ہے - دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے ورنہ وہ فعل لغو محض ہے دنیا کو مثل

سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے خواب مرگ

خوابگہ قبرست بیدار ایست حشر چشم اگر بینا بو و ہر روز روز محشر ست

نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو

تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

فصل خصومات کی خدمت و پیشہ وکالت سے گریزان ہو ناکہ حرام

و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام بعض قریب تر حرام

بعض حلال بعض حلال سے قریب تر ہین۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب

پارۂ قد افلح المومنون مین واضح طور پر موجود ہے مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا

فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے جہان تک ہو سکے آیندہ

حلال یا قریب تر حلال کی ملازمت ڈھونڈو و جب تک حلال طیب

نوکری نہ ملے خود کو قصوروار تصور کرو اور کھاتے وقت ہر آنکہ سے
چار چار آنسو بہاؤ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
دنیا ار طلب مال مین دین کو برباد نہین کرتا دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
اور یہہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
کافرون کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد دنیا گذشتنی و گذاشتنی
بہر طور گذر جاتی ہے ؎ چندین غم مالِ حسرت دنیا چیست ٭ ہر گز دیدی
کسیکہ جاوید بزیست ٭ این یک نفسی کہ در تنت عاریت است ٭ با عاریتی
عاریتے باید زیست ٭ بحد امکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
عدالت کی کرسی تک نہ جانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان نہ سمجھنا
کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہگار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والیکا
رزق کم اور عزت کو نقصان پہونچتا ہے اور آخرت کے عذاب
مین مبتلا ہوتا ہے ؎ دروغ اے برادر مگو زینہار ٭ کہ کاذب بود
خوار و بے اعتبار ٭ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دکھانا
؎ بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگامِ دعا کردن ٭ اجابت از درِ حق
بہر استقبال می آید ٭ نیک آدمی کی زبان و ہاتھ سے کسیکو رنج نہین
پہونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبتِ ابرار رسد ٭ مپسند کہ کس را
ز تو آزار رسد ٭ از مرگ میندیش و غم رزق مخور ٭ کین ہر دو بوقتِ
خویش ناچار رسد ٭ خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی ہے
فقیری چیست تصحیح خیال است ۔ اور اعضا کی حفاظت درحقیقت
اطاعت ہے ۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا تمپر فرض ہے

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نکروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر

ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور جسقدر

موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ برے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے

فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نکرو۔ ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر

مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہوجاؤ۔ نوبت

دوسرون سے استمداد اور سوال کی پھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا

یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندہ لو۔

اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو۔

سب سے پہلے اپنے اہل وعیال خویش واقارب کا نان ونفقہ مقدم ہے

اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہین اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من - وے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد
تم اپنے ماں اور بہنوں کے تادمِ زندگی خبرگیران رہنا - بڑی بہنوں کا ادب
چھوٹی بہنوں پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہیئت مجموعی
رہنے مین میری خوشنودی متصور ہے - اگر وہ تمکو اچھا نہ سمجھیں تو خیر مضایقہ
نہین مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی
التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے -
دیکھو خبردار بہنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ مین انکو تم سے کم نہین
جانتا ہون - مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے - اسکی مرمت
شکست و ریخت کرتے رہنا - کہ تمھارے بزرگون کے نام کی بقا
ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کبھی دست اندازی کا
حق نہین - ورنہ بے گھر ہو جاوگے دربدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیری تجہیز و تکفین مین دخل در معقولات نکرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
کا ارتکاب نہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولون کی
چادر کی۔ بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا۔ مسند نشین رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت پیر و مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے اُنکی ہدایت پر عمل کرنا ۵
ہاتھہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین ؎ اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
دستگیرا دستگیری کیجئے ؎ آبرو میری وہان رکھہ لیجئے
پس جو لوگ میت کے ساتھہ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے
رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا
عمدہ ترین سلوک لوگون کے ساتھہ کھانا کھلانا ہے میرے دوستلون
کی تعظیم و تکریم ۔ اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھین۔ اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلالحاظ اپنے
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
اچیانا ضرورت لاحق ہو تو دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہین ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولادِ آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابنِ آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ (۱۱۷)
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آینہ ؛ بے شک جمالِ دوست
نماید معاینہ ؛ او در دلِ شکستہ دلِ من بدستِ او ؛ چون آینہ بدستِ من
و من در آینہ ؛ سائل کا سوال بقدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تونگرم گردان ؛ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ؎ خدا گر بحکمت
ببندد دری ؛ کشاید بفضل و کرم دیگرے ؎ او چارہ کار بندہ داند ؛

چون ہیچ وسیلتش نماند بچّہ آمد و ختنہ میں حاسد پیدا ہو جانے میں چھوٹ جانے
سے ورثہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں۔ عفو کی جگہہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگہہ کمی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ، چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبنے کو دبانا خلافِ مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبانِ خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاکِ بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ، گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ، گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ، یا آنچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن
اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہلِ دین کی متابعت
اور اہلِ دنیا کی موافقت اسی میں متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ، دیکھ وہ شئے ہے نہیں خدا
کے پاس ، ہاں میں ہاں ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنی

نیت ہی کو نیک رکھو صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مثلاً مکان

میں روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب

ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہی **قرض نہ لینا**۔ وعدہ سے بڑھکر۔ ایفا کا خیال

رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاؤ۔ اور منافق کہلاؤ۔ بساط سے بڑھکر پاؤں نہ پھیلاؤ

ع بران عقل و دانش باید گریست ٭ کہ آمد بود و نوزدہ خرچ بیست

نوٹ۔ فخر انہیں بلکہ بشکریہ فقیر کہتا ہی کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانوں کو حسنۃً للہ بوقت ضرورت

قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی۔ مہمان

تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف مدات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز

کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی

زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف

نہین کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد مین

صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محمود خلائق شہیرا خیر مضایقہ نہین۔

الحمد للہ قرض لینے سے خدا تعالیٰ نے ذلیل نہیں کیا۔

اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرا لیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مدنظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو

کہ کوئی نگل جاے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو

کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو

ہے سادگی میں لطف نہ کچھ بانکپن میں ہے ؎ خیر الامور اوسطہا کے چلن میں ہے

مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت

اپنی تقدیر کا کھاتا ہے۔ اور تمہارا نام نیک ہوتا ہے ؎ شکر بجا آر کہ مہمانِ تو ؎

روزیِ خود میخورد از خوانِ تو ؎ اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال میں ہو نکل آیا کرو۔ وہ بڑی

دور سے تمہارے گھر کی امیدوار ہو کر چلا آیا ہے۔ بقول حدیث شریف اَکْثَرُ اَعْمَارِ

لو بیٹا ۔ یہہ ایک [illegible] بزرگ کا واقعہ ہے ۔ کہ وہ کھانا کھا رہا تھا ۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی ۔ تم نے کہا کہ
ایک پیسہ بھی دو دفعہ مانگ چکے ہیں ۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا ملینگے ۔ دل کی طرف رجوع کیا
[illegible] غیبی نے [illegible] ۔ کہ تو بڑا عہدہ دار ہے یا عالم نہیں ۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے ۔
[illegible] واپس آکر کھانا ۔ پس فوری تعمیل کی ۔ وہ بیچارے شرم کے مارے ۔
[illegible] ایسے خوش ہوئے اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا ۔ اتنے خوش نہ ہوتے ۔ اوس روز سے
[illegible] طبیعت تبخیر سے ہوگئی ۔

اُمّتی بَیْنَ السَّبْعِیْنَ وَالسِّتِّیْنَ ۞ فی زمانِنا ۔ انسان کی زندگی ساٹھ ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے ۔ اِسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا پڑتا ہے ۔ ؎ پند سے دہمت اگر من داری ہوش ☆ از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش عقبیٰ ہمہ روز راست و دنیا یکدم ☆ از بہر دمے ملکِ ابد را مفروش اُنکے جلنے کا بھی کیا یقین ہے ۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے ۔ ؎ راستہ ملکِ عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ☆ آنکھ بند کر کے چلے جاتے ہیں چلنے والے کو کوئی آرام تو ہے قبر مین انسان کیلئے ☆ جان سب دیتے ہیں اس خانۂ ویران کیلئے ☆ بیس ڈالا ہے ہمین آتے ہی تو نے اے قبر ☆ یہی دستور تواضع کا ہے مہمان کیلئے ☆ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے خیال سے ہوتی ہے ۔ دین سے اوسکو سر مو تعلق نہین ہے ۔ ؎ صد حیف یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ☆ اِس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ☆ دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید ہے۔ احوال سکندر کا تو آئینہ ہے۔ عربی علم تو ہمارا مذہبی علم ہے دینداری کا دارومدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو قرآن و حدیث کے مضامین - اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے۔ پس اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جاکر عمر کا ایک بہت بڑا حصہ صرف کرکے بڑی جانفشانی سے یم - اے - بی - اے - ایل ایل بی - وایل ایل ڈی - بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کرکے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید کرتے ہین - ع آنرا کہ عقل ہیش غم روزگار بیش ہے۔ مگر اس سے بیخبر ہین کہ کس وقت موت آجائیگی ؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہین ہے۔ سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہین ہے۔ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی مین مرجاتے ہین - اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین - رباعی

تا کے بغم منضج و مسہل خوردن ٭ خود را زِ ترددِ این ہمہ افسردن ٭ اے درد

اجل چو ہیچکس را نگذاشت ٭ بر زیستن انیقدر نباید مردن ٭ ؎ غافل تجھے

گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹادی ٭

اور بعض کو اِس دنیائے ناپایدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع

آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند ٭ مگر دارِ آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دواما

رہنا ہے - اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی

کچھہ بھی فکر نہین ہے - عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے - بنگلے

و محل سرائین اور کوٹھیان تیار کیجاتی ہین - ؎ کسری کے سے گر محل

بنائے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا

پکاری انا اللہ ٭ آئے تو کیا وگر نہ آئے تو کیا - رباعی غرہ چہ شوی

بسکہ و کاشانہ ٔ بر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ٔ ہمچو آبہ بادی و ہم افروزی شمع

ہیں یہ گنبد سیل چہ سازی خانہ ٔ افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام و دوام کرنا ہے

وہان کیلئے سفال لغزش یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے ۔

طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ٔ گیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ٔ پیری کو

ہیشہ ہے تم غنیمت جانو ٔ اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ٔ ایک شخص قوم

نوح علیہ السلام سے سات سو برس کی عمر کاٹ کے جہاڑ کے نیچے زندگی

بسر کرتا تھا ۔ لوگون نے اسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف سے بچنے کی غرض سے

مکان بنانے کی رائے دی ۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے

اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا ۔

منہمکان دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے

اِن تَسۡخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡکُمۡ کَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ۔ الغرض وقت موجود

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزین تو پھر بھی مل سکتی ہین مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہین مل سکتا سے عمر تو باشد
مثال آب جو آب رفتہ باز کے آید بجو۔ وقت کی پابندی جو اب
انگریزون نے اختیار کرلی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما اور پیش رو ان
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ اونھون نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگارین دنیا مین چھوڑین۔ الغرض مشورہ لینے مین
عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے سے
خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش۔ با کسی گفتن و گفتن کہ مگوی۔ ہر ایک فعل اول سے

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

ہ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؎ دریں مرگریہ آخر خندہ ایست

فی زمانا۔ وہ لوگ تو بہت کم ہین۔ جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہین کرتے

اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کامون سے بچتے ہین۔ اگر تم مین

خدا ترسی ہے۔ تو چشم ما روشن و دل ما شاد۔ کیونکہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ

کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ۔ حدیث شریف مین وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی

شرم وحیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئیے۔ کہ اوسکا ثمرہ آخرت مین بھی

ہ سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے

شاد باش وایمن و فارغ کہ من ؎ آن کنم با تو کہ باران با چمن ؎ مضر اخلاق

گندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ وروشنی۔ وآتشبازی

ورقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتون کو بیخ وبنیاد سے اکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھٹکار ماری ہے
جہاں رقص طوائف۔ وناٹک۔ وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنت قہار نازل
ہوتی ہے۔ ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دوامًا فرو گریزان رہو۔
احیانًا وہاں موت آجاوے۔ جہاں کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہیں جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہاں نمودار ہوتا ہے
نہیں جاتے۔ بدرجۂ اولیٰ ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ۔ جن بیوقوفوں نے بہشت ودوزخ وعدہ۔ وعید
رب جلیل کو امر خیالی وبازیچۂ طفلان۔ تصور کرلیا ہے۔ اُنسے ہم کو
بحث نہیں آیہ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ
کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ
آور فاسق۔ وفاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہدیہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الٰہی تعالیٰ شانہ ہیں واسطے

جہان والوں کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے

یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ رَبَّنَا اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاوے تو

دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کاموں کو اوسی قادر مطلق کے

حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۔ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خودبخود درست

ہو جائے اور ریاکری کی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز

ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کرسکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی

ضرورت ہی نہ پڑے ۔ مختصر روزی پہ دل حریص کو رضامند کرلینا و

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی۔ کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے
کھادی پہننا۔ کمل اوڑھنا۔ بوریا بستر بچھانا۔ فقیرانہ گذران کرنا ضروری
دینیہ ہی حاجتون سے جلد فارغ ہوکر مسجد مین جا بیٹھنا۔ اولی ہے اور سنت
حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان ٭ آنچہ من درکار دارم بیشتر
درکار نیست۔ خدا تعالی سے التجا ہے۔ کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ
وبالِ جان ہوجاے۔ اور اوسی مین منہمک رہو ۔۔ آب در کشتی ہلاکِ کشتی است
آب زیر کشتی آن پشتی است ٭ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
سے نہ کرسکو۔ متوسط درجہ مین رہو۔ ہان خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت جان
یا مال۔ یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بذریعہ سخاوت و خیرات کرنا کہ۔
اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے۔ جب کسی قسم کا
ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کرلینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہوجاتی ہے - کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں
اونکو خدا تعالیٰ کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا - اور جب نامساعدتِ زمانہ
دیکھو تو سفر اختیار کرلینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے
ہر وقت باوضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے ای قرۃ العینین
یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
نشہ سرقہ وغیرہ ایسے گناہ ہین کہ سر چڑھکر بولتے ہین اون کے
چھپ جانیکے خیال محال سے چھپکر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ - سامعہ - شامہ - وذائقہ
تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین انسے بعض بعض شرعی جرم بھی
وقوع پذیر ہوتے ہین - جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز

وغیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے گلے کے درمیانی چیز یعنے

زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا۔ جرمۂ صغیر

جرمۂ کبیر۔ علیٰ ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگھنا ہے جو ناجائز

طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پہونچی ہو وغیرہ

البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرن کی خبر تمکو پہونچاتی ہے

اسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے

گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ

تک پہونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش

فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعار

دوم ناپائدار وفا نکرے۔ پیر و مرشد کی خدمت مین عند الفرصت
حاضر ہوکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر بدیر نشنواند پسر تمام شد ذوالنصیحۃ
نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی
مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے
نہین اوترتا ہے۔ اسلیئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے
خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی مین مشغول ہے
وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
نہین ہے تو یہ تو بیہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
ہوگئی۔ اور جای عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھہ فائدہ نہین پہونچا۔ الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بینظیر ہے اوسکے فوائد وتاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ ''خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو ولعب مین مصروف رہتا ہے'' اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث وبیکار مین گذر جاے تو اوسپر حسرت وپشیمانی بیشمار لازم ہے ۵ افسوس نہین خوف الہی دل مین ذرا ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ذرا نافہ کی طرح خطا مین گذری سب عمر ذرا بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ذرا اور حدیث مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم
بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین ذرات وہ نہلاتے ہوے
پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات و اب چاہئے خلق ہمکو آکے
دیکھے۔ عبرت پکڑے وہ ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کر دن آنحضرت
منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو ذکر خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے "فرمایا کہ وہ تو
آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑہتا"۔ چنانچہ خدا تعالی
فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُونَ رَبَّہُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ
رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپد و آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد و
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی و چشمے کہ در و خار بود چون خسپد و حضرت
جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام

نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتیں کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑھتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے "فرمایا کہ رات کو بہت

نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اوٹھیگا۔

نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ

نَافِلَةً لَكَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و

علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا

مرغ سے زیادہ تر بے خبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے

اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدھی

رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُسدم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانہ

کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھپر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شبی بچمن بخواب غفلت بودم تا آنکه سحر شد و گشتم بیدار و ناگاه

خوردم شنیدم بلبلان سحری و رفتم چو گوش من بیدار گلزار و بر خاستم

تسبیح و تلاوت کردم و صد حیف که من بخواب مرغان بیدار و وان من

شیء الا یسبح بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم ؎ صبح صادق

مرہم کافور دارد و بغل و گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش ؎

ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ از ورد شب تا رو دعائے سحری بود

منقول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔

خداتعالی کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع

آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اسے

دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلق سوتی ہے تو

ایسی وقت میں ندا خود خدا تعالی فرماتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا
خدا تعالی کی بارگاہ میں پہونچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
کہ عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے
ہوتے ہین اور نمازین پڑھتے ہین جسقدر خدا تعالی چاہتا ہے پھر
نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑھتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گرد سر کوی دوست پرواز کنند ٭
ہر جا کہ دری بود بشب بر بندند ٭ الا در دوست را کہ شب باز کنند ٭

ایغر نیر صند و قچہ باطن کو سرمائیہ اعمال اور نقدِ احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پہونچے اوسکے نزدیک وہان
تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر بڑے ہیکل پر
آیا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خودبخود شیر بھاگ جائیگا
تم کہوگے نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھہ
بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو
صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید تر
ہے تو یہہ اوس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہوسکیگا
جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

العزیز جب تک اپنے کو اچہے کامون سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناوگے

تمپر ہرگز رحم نہ کیا جایگا۔ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہے فمن کان یرجو لقاء

ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ یعنے جو اپنے

رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچہے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی

مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قایم ہے پہلا کلمہ توحید لا الہ

الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا۔ دوسرا نماز پڑہنا تیسرا زکوۃ دینا چوتہا

رمضان کے روزے رکہنا پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری حدیث کا

مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے اور

عمل کرنا ہاتہہ پاون وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑہکر روشن تر دلیل کونسی ہوگی

اگر تمہین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جایگا نہ خدا کے

فضل و رحمت سے - تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا یہہ تو فقیر بھی کہتا

ہے کہ بندہ محض خدا تعالی کے فضل و کرم سے بہشت میں جائیگا مگر جب تک

طاعت اور عبادت سے اپنے تئین خدا تعالے کی رحمت کے لایق

اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالی کی رحمت کا حقدار نہ ہوگا - یہہ فقیر کا مقولہ

نہیں بلکہ خدا تعالی خود فرماتا ہے - اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

یعنے بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیوں سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت

بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے بھی بندہ

بہشت میں جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہاں مگر بہت سے

مراحل پیش آئینگے - اور بقدر گناہ عذاب ہولیگا - جب بہشت ملیگی - ای فرزند

جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے تنخواہ نپاؤگے

سو جی عبادت سے جی چرانا اور جنت کی طلب کا کام چہوڑ اس کام

کس منہ سے اجرت کی طلب ہو۔ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے برسون
عبادت الہی تعالے شانہ کرتا رہا۔ خدا تعالے نے اسکے خلوص نیت کو دنیا پہ
ظاہر کرنا چاہا ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ اب تک تو یہہ سعی
بیفایدہ کریگا آخر تیرا ٹھور دوزخ ہے اسنے جواب دیا کہ مجہکو بندگی بغیر
مقدور نہین بندہ ہی اوسکے ہاتہہ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا اختیار ہے
اس فرشتہ نے بارگاہِ حضرتِ احدیت مین عرض کیا کہ الہی تجہکو روشن ہے
جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ باوجود صفتِ
لیئمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود صفتِ کریمی کے
کسطرح اسکے گناہ نہ بخشینگے تم تمام گواہ رہو مین نے اسکو بخشدیا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکہتا ہے کہ بے محنت و
برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے ایمان چو سلامت بلب

گو ہر چند طاعت سنت پرہیزگاری و پارسائی کی ہو اور جسنے یہہ خیال کیا کہ بزور بازو
بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت ایزدی سے دور ہے

رباعی گر باشد بندگی ز زندگی مردمت بهتر ازین بنده نباشد
دایم بگناه نفس راغب بوده قالب عاصی و روح تائب بوده گشت
سفید و روسیه نگردید این پیری من صباح کاذب بوده **حضرت**
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آرزوے بہشت بے عمل ایک
گناہ ہے منجملہ اور گناہوں کے۔ پس یہہ کہنا کہ خدا تعالی ہماری عبادت کا
محتاج نہیں وہ غفور ہے کتنی حماقت کی بات ہے **رباعی** دل توبہ نمی کند ز عصیان
چه کنم با پند نشنید طفل نادان چه کنم رفعت گویم اگر تو انصاف کنی تقصیر من است
نام شیطان چه کنم **رباعی** اسرار ازل را نه تو دانی و نه من وین حرف معما نه تو خوانی و
نه من هست از پس پرده گفتگوی من و تو چون پرده برافتد نه تو مانی و نه من تو –

العزیز حقیقت کے معنی یہہ نہین کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا لحاظ کرے

سے چشم اگر بینا شود دہر سو جمال یار ہست ٭ گوش اگر شنوا بود در ہر سخن

اسرار ہست ٭ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی پس بغیر کشتی

دریا سے پار ہونا محال ہے سے نصیحت گوش کن جانا کہ از جان

دوست تر دارند ٭ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ٭ حضرت علیہ الصلوٰة

والسلام فرماتے ہین کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر نمائب

آکر اپنے کام کرتا ہے تاکہ بعد موت کام آوے اور احمق وہ آدمی

جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے

سے انکھین بیکار رہین دیکھین نہ جو صورت تیری ٭ دل وہ کیا دل ہے جسمین نہو

محبت تیری ٭ رباعی پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ٭ آسوده در آمدیم

و غمناک شدیم ٭ بودیم ز آب دیده در آتش دل ٭ دادیم بیاد عمر و در خاک شدیم

اے عزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندہے مشعلچی کے جو علم آج کنا ہون
سے نہین بچاتا ہے وہ فردائے قیامت آتش دوزخ سے کب بچاویگا

اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع ومن قلب لا
یخشع ومن نفس لا تشبع ۔ رباعی دنیا جم را و قیصر و خاقان را ۔ تسبیح و ملک
وصفا رضوان را ۔ دوزخ بد را و بہشت مرنیکان را ۔ جانان مارا و جان با جانان

اے عزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہئے۔
یار آمد و گفت خستہ میدار دلت ۔ دائم بامید بستہ میدار دلت ۔ مارا بشکستگان نظرہا باشد ۔ مارا خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو
قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمہارا
انتظار کر رہے ہین کہ کب تم انسے جاملوگے دمبدم میگند زانداز
نظر یاران ۔ اینقدر دیدہ ندار یم کہ در خود نگریم ۔ چلو امیر چلو تا کجا

اقامت دہر مین مسافران عدم انتظار کرتے ہین پر خبردار ہوشیار بے

توشہ نجانا کہو یہ قافلہ والون سے ہم بہی آتے ہین پہ چلے نہ جاؤ

خدارا قدم اٹہائے ہوے ربا عی غافل منشین کہ خوش زمانے ست عزیز

ہر دم کہ برآید از تو جانے ست عزیز عمر ست کہ آمدست و خواہد رفتن ضایع

مکنش جہانے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے معنی تو سمجہو

عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے - امر و

نہی - قول و فعل مین سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی موافقت

ضرور ہے - خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت عبادت

ہو - خواہ نماز ہو - یا روزہ - مثلاً ایام تشریق کے روزے حرام ہین

ان دنون جو روزہ رکہیگا گنہگار ہوگا - حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے

اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات مغضوب مین نماز پڑہنا گناہ ہے

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاج کرنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمان بری آنحضرت کی ہے نہ صرف نماز و روزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا۔ اسواسطے چاہئے کہ اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو۔ گفتن نیکو بہ نیکوئی نہ چون کردن بود۔ نام حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود۔ ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوری کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کردئے پس چاہیئے کہ آنحضرت کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ
راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ۵ سہل شیری دان کہ صفہا
بشکند ۵ شیر آن باشد کہ خود را بشکند ۵ گر برون آئی ز پندار وجود ۵ بر تو گردد دور
پرکار وجود ۵ پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیئے
شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی
گیرم کہ ہزار مصحف از بر داری ۵ آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری ۵ سر را بزمین
چہ می نہی بہر خدا ۵ آنرا بزمین بنہ کہ در سر داری ۵ زبان بے لگام اور
نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امارہ مغلوب نہ ہو گا
دل نور معرفت سے معمور نہ ہو گا رباعی مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ہے
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا ۵ نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا ۵ سیر ہر کس تا کمال او بود ۵ قرب

بکس حسبِ حال او بود ٭ سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا اِسطرح پر کہ پھر گناہ کیے
نجاے ٭ دنیا خواب است کش عدم تعبیرست ٭ صیدِ اجل است گر جوان و پیر است
ہم روے زمین پرست ہم زیر زمین ٭ این صفحۂ خاک پر ز تصویرات ٭ تیسرے
حقدار کا حق ادا کرنا اور سبکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اوسپر باقی نرہے ٭ با خلقِ خدا
سخن بشیرینی کن ٭ اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن ٭ تا بر سرِ دیدہ جا دہندت مردم ٭
چون مردم دیدہ ترکِ خود بینی کن ٭ چوتھے علمِ شریعت بقدر حلال و حرام سیکھنا باقی علوم
صرف اِسقدر سیکھے جسمیں نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و
صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سواے
تضییعِ اوقات کے ٭ گر ہست ترا خیالِ وصلِ باری ٭ بر جادۂ شرع بایدت
پا داری ٭ خواہی کہ رہت بخلوتِ خاص افتد ٭ زین شارعِ عام پا برون نگذاری

اے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو ۵
یاری مخلوق نابد ہیچ کار ٭ سعی کن در یاری پروردگار ٭ آن زمان چون سایۂ بانگ نے بود ٭
دامن مادر پناہت کے بود ٭ چشم مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ نے آنکھیں
کھولکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ۵ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بجملگی ترا تکیہ بدوست ٭
چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭
وز گردش دوران سروسامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش است در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب مستان شراب ٭ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے
تو حیف صد حیف تمپر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی تو خود کجا و از کجا و کیستی
از خود آگہ چون نئی اے بے شعور پس نباید بر چنین علمت غرور اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی
دنیا مطلب مخنث میدانند عقبی مطلب مونث میخوانند مولا طلب و براء
مولا بیباش کاین سخت رہست و سالکش مرد انند نقل ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھہ مین
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھہ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
تھوڑا پانی ہمین پلاو رباعی گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت از من خبرے

بے نوا خواہی رفت ۞ بنگر چہ کسی و از کجا آمدہ ۞ میدان کہ چہ میکنی کجا
خواہی رفت ۞ ف چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن ۞ قطرہ
اشک از برائے غسل دل کافی بود ۞ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
جب سے اوٹھتا ہے تا لبِ گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین کہ اے
بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی میرے واسطے تو نے کیا
طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ
حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے
یہہ آوازین نہین سنتا قَدْ جَاءَکُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ۞ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان
از رہِ دو رسنجاک آمدہ ۞ پرورش یافتی از خونِ حیض ۞ از رہِ بول دو بار آمدہ ۞
پس دانشمند آدمی ہر روز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین ۔
حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو قبل اسکے کہ تم کو
حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے
رباعی امروز ترا دسترس فردا نیست ٭ و ضائع مکن اندیشہ امروز دلت شیدا نیست
و اندیشۂ فردات بجز سودا نیست ٭ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ٭ اگر تمھارا
طائر روح حظوظ نفسانی سے بے تعلق ہے ۔ تو جب آواز نقارۂ کوچ سننے کا
فوراً اڑکر عرش معلےٰ پر جا بیٹھے گا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا ۔ معاذ اللہ اگر روح حظوظ
نفسانی مین مبتلا ہوکر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ تر ہین
تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعویٰ ہستی ست بہتان ست این ٭ ور شکوہ نیستی ست کفران است این ٭

اے حضرت انسان تحیر انجام ٭ خود را نشناختی چہ عرفان است این ٭

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۝ پاک کن جامۂ ہستی کہ شود او پیدا ٭

تا گریبان نہ درد گل نہ کند بو پیدا ٭ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت

شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین

رہکر آٹھہ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین

وہی یہہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غمخوار ہے اختیار کیا (۲) برخلاف

نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہوگیا

(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس

جمع کردیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ

خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضامند ہوگئے (٦) سوائے شیطان اور اوسکے تابعین کے
اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (٧) خدا کے وعدہ پر پورا بہروسہ کر کے استغراق
لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (٨) دنیا مین کسی چیز پر
اعتماد نہین کیا۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۔ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین است
مے می شکنی کہ آب فسق و کین است ؛ خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است
دنیا بشکن کہ می شکن این است ؛ آہ نور العینین باغ و بہار عزیزی مطبوعہ
۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات
ہم بیان کر چکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے
ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالی نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتاوین اور جب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو

اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ہر کرا دیدم

درین عبرت سرا از بہر مردن زندگانی میکند ؛ اسلئے سالک کو خواہی نخواہی

پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم

قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان

مفصلہ ذیل ہون - اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تاکہ

ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نرکھتا ہو اور

بعیت شخص بینا کی کرچکا ہو جسکی بعیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک

مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا

کم سونا - کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول
امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاق سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
ومعرا ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ شہر
باصرہ قوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جوان ہیں ان تمام صفات حمیدہ
واخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وکفی باللہ
شہیدًا بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبْحَانَ اللہِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ و اکثر حالِ مدعیانِ زمانہ حال جو بغیر تحصیل
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف
پیر زادگی خاندانی کو ذریعۂ معاش قرار دیکر بہت سے غریبنادانوں کو دام میں
لاتے ہیں۔ خدا انہیں ہدایت دے رباعی ہشدار کہ روزگار شورانگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد زنہار
باداامی حلوہ ۱۲
مخور کہ زہر آمیز است۔ صیادِ فلک نہادہ دامے بر دوش گر زاہد
ہشیار ناکسانِ بیہوش ترا اسے در آبِ بین شور دانائی باچشم او در پے تو ماوما
بخواب خرگوش تو ۔ الغرض تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بُردباری سے پیش آوے تو

وہی صوفی ہے۔ ؎ یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ خداتعالیٰ کے ساتھہ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے ؎ اے بندہ چو بندگی نکردی ٭ از بندگیت کہ کار دارد ٭ چون او تو دگر خدا نداری ٭ او بہ ز تو صد ہزار دارد ٭ اور خلق کے ساتھہ نیکی و بُردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے جبتک اونکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر راضی ہو۔ وہ صوفی نہین ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ؎ دل سرّ حیات را کماہی دانست ٭ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ٭ امروز کہ باخودی ندانستی ہیچ ٭ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ٭ الغرض بندگی تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت الٰہی تعالیٰ شانہ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ٥ سرمد گلہ اختصار می باید کرد یک کار ازین دو کار می باید کرد تن یا تن برضائے دوست می باید داد یا قطع نظر زیار می باید کرد۔ اَلعزیز توکل کی حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت تقدیر کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین۔ اَلعزیز اخلاق کی حقیقت یہہ ہے کہ تمھارے ہمہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اسمین تمھارا دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف اِس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہیئے خلق کو خدایتعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اِسیطرح تمام خلائق کی ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدایتعالیٰ رنج و راحت پہونچا سکین جب خلق کو صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھیگے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

ــــہ ہرگز نہ رسد ز خلق بر رنج تو کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج تو نقل ہے کہ
شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ مین ایک مشہور پہلوان سے
مقابلہ ہوا صحابہ لرزان تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھہ سے آپ جام شہادت
نوش فرماینگے کچھہ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
ذوالفقار کے جان کاہ ضرب وصدمہ سے سخت تر مجروح ونیم جان ہوکر گھوڑے
سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینۂ پر کینۂ مخالف پر سوار ہوکر خنجر
سر اوسکا بدن سے جدا کردینا چاہا چونکہ وہ حس وحرکت نہین کر سکتا تھا
طیش مین آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علحدہ ہو گئے
اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھہ سے
کیون دیا اپنی خواہش پوری کیون نہین کی آپنے جواب دیا کہ مین نے تجھہ سے
بوجہ اللہ تعالیٰ جنگ وجہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کروں تو بعوض للہیت کے نفسانیت ہوجاتی ہے اسلئے

بازآیا- رباعی بار بر سر وہم و رنج دنیا بردار ٭ بردوش یقین بار غم عقبی بردار

برداشتن بار ضرور افتادہ است ٭ این را بردار خواہ آنرا بردار الغرض

تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نکرنا اِسمین بہت آفات ہین- اور نفع سے نقصان

زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ

وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے

اور طرف ثانی کے واقع ہوا اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہوجائے تو اس نیت سے

بحث کرنا جائز ہے اور اِس نیتِ خالص کی دو نشانیان ہین اول یہہ کہ

برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہہ کہ

بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو

اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہوگا
ع اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا ٭ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ٭ اپنا شیوہ
نہین ہے جنگ و جدل ٭ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل ٭ صلح کی حق نے دی ہے
تو مجکو ٭ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ٭ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا
کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے ع رفتم بطبیب و گفتم از درد
نہان ٭ گفتا از غیر دوست بربند زبان ٭ گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر ٭
گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے
اور دوا کارگر نہوگی تو استادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھ نہ ڈالے
اور دوا نکرے ع دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید ٭ ہیہات
کہ درد تو ز قانون شفا رفت ٭ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے ۔
فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری کبھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمہارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہیئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۞
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جا سکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
بیماری مین چھوڑ دو اور در گذر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۞ یعنی مُنہ پھیر لو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پہیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کہاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ ۞ غمناک نبادبود

از طعن حسود اے دل ٭ شاید کہ چو وا بینی خیر تو درین باشد ٭ مثنوی ہان و ہان

ترک حسد کن از میان ٭ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ٭ چوب ہم بود اے برادر

آن ستون ٭ کز فراق مصطفے ابکر لیست خون ٭ اے تو انسان چوب از تو

بہتر است ٭ کینہ ہا در سینہ تو مضمر است ٭ کینہ و بغض و حسد ایمان تست ٭

در کشاکشہا حسرت جان تست ٭ اے منافق زین ہمہ داغ نفاق ٭ خیر و بر خور

از بہار اتفاق ٭ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسی

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین

جیسا کہ علاج احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز

تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی

اور بیہا یگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہون نے ساری عمر علوم

شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور
نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے
اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اُسکے
جواب سے درگذر کرو ؎ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ٭ در جہل مرکب
ابدالدہر بماند ٭ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہِ انبیا
اسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے
بات کرین۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو
پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجھ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبتِ دنیا
مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن
و تشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ؎ غافل مشو و دیدۂ

دل کور مکن چو کاشانۀ اشباہ بے نور مکن ۔ عیب و ہنر خویش ہمہ وقت ببین تو

آئینہ ز پیش روے خود دور مکن ۔ الغرض وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو

مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسی علیہ السلام

کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالی نے اون سے فرمایا۔ اے فرزند مریم پہلے

اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور دن کو نصیحت کر۔ ورنہ

مجھ سے شرم کر۔ مثنوی ۔ چشم کشا و نگر احوال خویش ۔ کز خواب گران اجل آمد

بہ پیش ۔ روز تو در فکر طعام و شراب ۔ شب ہمہ در خواب روی چون دواب

ایکہ بخوابی و جرس می زنند ۔ چشم کشا ہمرہیان می روند ۔ قافلہ رفت و تو

بخوابی ہنوز ۔ بیخودی مست شرابی ہنوز ۔ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی ۔ گر

قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی ۔ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو

مسجد مین آکر لوگون کے سامنے اثنا ر گفتگو مین قہقہہ مار کر ہنسا۔

صحبت زندہ دلی دیدہ گریان باشد تو شاہد مردگی دل لب خندان باشد تو

ایک بزرگ نے جوکہ وہان ہنستے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بلا کر

آخرت کی حقیقت۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا

اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت وسوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تمکو ہے

جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت اور قیام خدا کے

روبرو محاسبہ اور ترازو اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی

چٹھی تمکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ

وغیرہ ہولناک مقامات کی بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے

کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہین دنیا سے

باایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہین پھر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے تجھ سا

خوبصورت خندان رو دوزخ مین کیسے جلیگا مجھکو افسوس ہوتا ہے اُسکی

پُراثر تقریر اسکو تیر بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہر دم باشی ز رنج بردن راضی ٭ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ٭
خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ٭ وقتِ مردن شوی ز مردن راضی ٭ نور العینین

اگر مطالعۂ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیرِ علمِ عاشقی ٭ ما بقی تلبیسِ ابلیسِ شقی ٭ دل کہ خالی شد ز عشقِ آن نگار ٭
سنگِ استنجائے شیطانش شمار ٭ گر بغیرِ علمِ عشق از دل نہی ٭ سنگ استنجا
بشیطان میدہی ٭ علمِ دین فقہ است و تفسیر و حدیث ٭ گر بخوانی غیر ازین
گردی خبیث

مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ
باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھوگے
کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل
اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہوگے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خداکی محبت کو دل مین جگہہ دوگے اور عبادت
مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام تو
آتش دوزخ بود بر وی حرام ؎ ہر لحظہ تا سعی بپاس انفاس ؎ اسرار نفخت فیہ
ہر دم بشناس ؎ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ؎ ز جانت بر نیاید جز خدا دم ؎
مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو
آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ
کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزہ کردن جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو
سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ
بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدا تعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
دل و نیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزل آن مہر گسل ؎ گفتم کہ دل
من ست او را منزل ؎ گفتا کہ دلت کجاست گفتم بر او ؎ پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل ۛ پس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرضِ عین
ہے باقی علوم فرضِ کفایہ ہیں ؎ جامِ جہاں نما دل انسان کامل است ۛ
مرآۃِ حق نما بحقیقت ہمین دل است ۛ دل مخزنِ خزائنِ سرِ الٰہی است ۛ مقصود
ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است ۛ آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے
ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت وصورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ
بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎
سرِ رشتۂ دولت اے برادر بکف آر ۛ وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار ۛ دائم ہمہ جا
باہمہ کس در ہمہ کار ۛ میدار نہفتہ چشمِ دل جانبِ یار ۛ عزیز القدر ہر ہر دم
منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے. خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ
تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جائے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس ہوس
مشو چو مرغ اسیرِ قفس قفس قفس ۛ بغیر یادِ خدا ہر نفس کہ میگذرد ۛ ندامتے ست مرا

ہر نفس نفس ہے نفس تو سالک کو راہ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو کافی نہیں لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یا وری بخت سے جبکہ مرشد کامل ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیۂ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ لیتا ہے جسطرح ڈکوری کپڑے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشق حقیقی کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے ولس ؎ سرید غم عشق بو الہوس را ندہند ؂ سوز دل پروانہ مگس را ندہند ؂ پس سالک اپنے اکساب و اشغال و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتی کہ شمع پر پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تا نیست نگردی رہ ہستت ندہند ؂ وین مرتبہ با ہمت پستت ندہند ؂ چون شمع قرار سوختن تا ندہی ؂ سر رشتۂ روشنی بدستت ندہند ؂ بعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست تو یک قدم بر خود نہ دیگر قدم در کوے دوست ؂ آنا فانا یہہ راہ طے و یکسو

ہوجاتی ہے منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کاز آگہ خبرشد خبرش باز نیامد

این مدرسہ نیست جای آواز ، از سینہ بسینہ میرسد راز ، جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنی ہے

اُسکو آگ کہینگے پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عاید نہو سکیگا نظم مرسے کے بعد

نور روح مردم زیر نور حق ہو جائے یون گم جیسے دن مین یہ نجم و ثواقب

شعاع شمس سے ہوتے ہین غائب یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی اگرچہ

زندگی مین ہے وہ نقلی مُوتُوا قبلَ اَن تمُوتُوا شعر تو مے گویدکہ با خدا

بپیوستیم ، تو مے گویدکہ از خود بپار ستیم ، ہر کس خبرے دہد از خود بینی خویش

اغنی غرض انیست کہ ما ہم ہستیم جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنحنُ اَقربُ اِلیہِ مِن

حَبْلِ الوَرِیْد یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پہر کسکو اُسکی معیت مین

کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا

دایرہ شعلہ کے ساتھ دیکہو اگر عود بتی کو سلگا کے پہراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ہمہ از دام تست این صورت غیر تو کہ نقطہ دائرہ است از سرعت سیر

نقطۂ آتش کو جلدی سے پھراتین تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت

مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت

ہے کہ بسبب سرعت تجدد تجلیات غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت

مین ظاہر ہوا ہے این نقطہ زگردشیکہ دارد بصورت دائرہ برآید

بگذر ز خیال و وہم بنگر تا دائرہ نقطہ نماید یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق

کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے

صوفیہ فرماتے ہین اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ - بلکہ خود

کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے

ہے خدا موجود باقی سب عدم فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ع نکتهٔ سربسته چه گوئی خموش * ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب

بدرستے که درین پند گو رپند نیست اهل دل را غزل روزها بفکر من است

این همه شب ها سخنم * که چرا غافل از احوال دل خویشتنم * از کجا آمده ام آمدنم

بهر چه بود * بکجا میروم آخر ننماید وطنم * نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

هر که آورد مرا باز برد در وطنم * مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وے ازین ساختنم * بشکنم قالب تن تا تو مرا گشتی سی

من نیم زاغ و زغن طوطی شکر شکنم * وقت آنست که پرواز کنم تا بر دوست گی

بهوای سر کویش پر و بالے بزنم * مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک * چند روزے

قفسے ساخته اندر بدنم * یارب این کیست که از پرده برون می نگرد * یا چه شخص است

سخن می نهد اندر دهنم * شمس تبریز اگر روے به ما ننمائی * بالله این قالب

افسرده بهم بشکنم ○ دلم و دیده هر دو خانهٔ تو * سر من خاک آستانهٔ تو

اے بادۂ عالم سوز من ۔ وے شمع شب افروز من ۔ وے پیکرِ دل دوز من ۔ از من
چرا رنجیدۂ ۔ خواہم ترا مہمان کنم ۔ تا جان و دل قربان کنم ۔ جا بے تو در چشمان کنم
از من چرا رنجیدۂ ۔ رنجیدۂ رنجیدۂ ۔ از من خطا چہ دیدۂ ۔ واگم گنہ بخشیدۂ
از من چرا رنجیدۂ ۔ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ۔ فراق یار نہ
آن میکند کہ بتوان گفت ۔ مدح کسے مکن بکن وصفِ جمال یار من ۔ دل بکسے مدہ
بدہ در غمِ آن نگار من ۔ ساغرِ مے مخور بخور خونِ جگر بعشق او ۔ روے پری
مبین ببین چہرۂ گل عذار من ۔ زلفِ سیہ مکش بکش پردہ و چہرۂ دلربا تو
پیش کسے میا بیا در دلِ بیقرار من ۔ حرف بدیگران مزن گوش بقول من
جان کسی مبر ببر خسروِ دل نگار من ۔ العزیز اکثر بو الہوس ما وجنف مقدرت
کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لولاک لما خلقت
الافلاک کے یعنی اگر نہ ہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمان تو
گویا کعبہ کی پیدائش آپ ہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بقصد حضور
خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ
شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ صَلٰوۃٌ
فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل
قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضہ مقدس نصیب کرے
اور ان عدو ان کا مستحق بنائے آمین سے گرمے نخوری طعنہ مزن مستان را
گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی
کہ مے غلام ست آن را جبکہ توفیق ایزدی مددگار ہوئی تم حج کو جاؤگے

عرفات ۔ و مقام ابراہیم ۔ و چاہ زمزم ۔ و حجرہ و حطیم و میزاب رحمت کے
نیچے حجر اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانہ کعبہ کے اندر جاکر باب
بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر ۔ فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ چو سوے مدینہ چون کردم تگ
رفتم بوداع قبلہ انس و ملک ۔ از رکن و مقام و حجر و زمزم یکیک ۔ آواز آمد
لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکْ ۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ع در رنج و بلا قدم بہ ہمت
زن ۔ پائین رضا و صبر برہم نہ زن ۔ کو روشن ز تو بزم بندگی چون شمع است ۔ تن
ہر چند کہ سوزند سرا دم نہ زنی تو دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و منصبدار
و جاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اف تک نہیں کہتے
حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس

پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے

داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ

منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے، کیونکہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہہ کھڑے ہوے تھے ؂ دلم در عشق او

آوارہ شد۔ آوارہ تر باداؔ تنم از بے دلی بیچارہ شد بیچارہ تر باداؔ بعدہ قصد

زیارت شریف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رُخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا

اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک

سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہیں ؂ آمد نماز شام نیاید نگار من

اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شدؔ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا

یا نبی اللہ السلام علیک ؔ انما الفوز والفلاح لدیک ؔ بسلام

آمدم جوابم دہ ؛ مرہمے بر دلِ خرابم نہ ؛ بس بود جاہ و احترام مرا ؛ یک علیک

از تو صد سلام مرا ؛ زاری من شنو تکلم کن ؛ گریۂ من نگر تبسم کن ؛ لب بجنبان

پئے شفاعتِ من ؛ منگر در گناہ و طاعتِ من ؛ یا محمد بہ منِ بے سر و سامان مدد

قبلۂ دین مدد کعبۂ ایمان مدد ؛ لیس لی غیرک یا سیدی مکی مدنی ؛ سوئیم افگن نظرے

بر منِ حیران مدد ؛ یا نبی کشتی امت بکفِ ہمتِ تست ؛ اندرین ورطۂ غم صد

طوفان مدد ؛ عاصیم گرچہ گنہ ام سخت غریبِ زارم ؛ رحم فرما بغریبی غریبان مدد

ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم شدہ ؛ شاہِ شاہان ہمہ دے شاہِ گدایان مدد ے

از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ ؛ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مدد ؛ بارِ عصیان

بسر آوردہ جسامی بدرت ؛ یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مدد ؛ اور اس کمترین

امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستانِ نبی پر سلام بصد شوق و

ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعائے خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن آمین

دعا قبول کن یارب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

پہ سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خسر و رفیق

شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردا قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔

اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی تکریم و محبت میں بھی ہمیرا جسے

پھر وہاں کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ

شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ پھر وہاں سے

جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت و ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو

قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس شام کی زیارت

سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق

شامل حال ہو جائے تو مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تازندگی ادب و

خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا میں زیر زمین ہو گئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے ؎ فراق یار اندکیست اندک نیست ٭ میان چشم اگر نیم موست بسیار است ؎ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ ٭ کند صید ترا آتش کباب آہستہ آہستہ ٭ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ مین اقامت گزین ہوگئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جائے اسلئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوئے ؎ یا محمد ترا در چھوڑ کہان جائے غریب ٭ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ؎ عطر را بر تن مزن بر دل بمال ٭ عطر چہ بود نام پاک ذوالجلال ٭ آیۃ العزہ تیہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا تعالیٰ نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے تم اوس کی ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورۂ احزاب مین صاف آیۃ موجود ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر اُنکے اور سلام پس درود شریف کی شان آیہ کریمہ سے مثل وزروشن روشن تر ہے۔ بالجملہ حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خداتعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اُسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلیں عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا ناکافی ہے۔ جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین انھون نے عرض کیا تمام اوقات مین درود
ہی مین مستغرق کردیتا ہون فرمایا اِذاً یَکفِی ھَمَّکَ وَیُکَفِّرُ ذَنبَکَ
یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹا دیگا حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ عَشْراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو ایک مرتبہ درود بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالیٰ
اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر وآخر العمل
ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرو وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلَی النَّبِیّ
الاُمِّیِّ وَآلِہٖ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ

گر در یمنی و با منی نزد منی گر نزد منی و بے منی در یمنی تو جب تک آپ سے

کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو

ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت

رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ہر مرض کی دوا درود شریف ہے دافع ہر بلا

درود شریف ہے آپکی شان خدا تعالی کے سوا کون جانتا ہے کیا کوئی

حق کے سوا اُنکی حقیقت جاننے کو معرفت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی

ہے گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست تو بدیدی زیادہ انامم نمی دہد

ہے مجھ سے صفت پوچھو خدا کی تو خدا سے پوچھ لو شان محمد تو محمد سے غرض صفت

ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے تو شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے کسی

پیچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ص لکھدینا کمال بخل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک محمد صلعم کو مجہ لکھتا ہے الیعز یز نصائح ثنائی دو چیز آثار نیک بختی ہین خوف رب جلیل و قناعت بر قلیل دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے جہان مین نہین دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول دو چیز سے خلل بادشاہی ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث سعادت ہے خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے دو چیز بدبختی کی نشانی ہین بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا دو چیز دلیل احمقی ہین عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا دو چیز باعث روشنی دل ہین ذکر خدا و کلام انبیا علیہم السلام دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا عذر خطا کارون کا دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی ذوالجلال

سعی معاشِ حلال ۱۲ دو چیز علامت ایمان ہین بلا پہ صبر و نعما پر شکر ۱۳ دو چیز غنیمت جانو
جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے ۱۴ دو چیز دل کو اندھا
بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا ۱۵ دو چیز باعث غیر اطمنانی کی ہین
جو دائم غیر مستقیم ہین وحید دوم متلون ۱۶ دو چیز نقصان ہین نہین ڈالتی گفتگوے سنجیدہ
و عمل پسندیدہ ۱۷ دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بدکیش کی
۱۸ دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ باوضو رہنا
۱۹ دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی ہین اور مشورت
و رہنا حیرانی ہین ۲۰ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و
درماندگی ۲۱ دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا ۲۲ دو چیز
انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بردباری علم مین دو چیز
فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام قصور مین

۲۳ دو چیز سب کاموں سے بہتر ہیں قول موافق آیاتِ قرآن و عمل مطابق احادیث رسول سبحان ۲۴ دو چیز یعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اُسکا دیدار بہتر ہیں ۲۵ دو چیز یعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے سے بہتر نہیں ۲۶ لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے سے بدتر نہیں ۲۷ علما کی صحبت حکما کی نصیحت مُردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے جسطرح بارش زمین خشک کو ۲۸ قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں بے کشتی چلنا کا لواحد ہے ۲۹ دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے ۳۰ دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ۳۱ طالب علمِ دین کی جنت طالبِ گناہ کی دوزخ طالب ہے ۳۲ نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش دنیا سے رغبت نہیں کرتا ۳۳ استطاعتِ تقویٰ سے نفع دین متاعِ دنیا سے خسارۂ دین متصور ہے ۳۴ جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ میں روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین مبتلا رہیگا [۳۵] عارف کا مقصود خدا
اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے [۳۶] گناہ صغیرہ
تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین [۳۷] خدا سے بہتر
بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین [۳۸] جیسے دنیا مین
بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اسیطرح انسان مین دل و زبان [۳۹] تمام گناہون
کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے [۴۰] گناہ جو خواہش نفسانی
سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام جو گناہ
غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنۃ رباعی
از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ؕ وز خنجر رنج و درد بسمل نشوی ؕ گر غافلی
از حضور ہستی خدا ؕ اے ننگ عدم ز مرگ غافل نشوی ؕ اے عزیز نصائح بلاغی [۴۱]
تین چیز موجب عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین ۲ چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
قضائے الٰہی پر رضا تین ۳ چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
سر برآوردوں سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین ۴ چیز کی پائیداری
تین چیز سے مقصود ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
اور علم کی مباحثہ سے تین ۵ چیز کا دعویٰ عقلمند کرے شجاعت سخاوت
شرافت تین ۶ چیز اختیار کرے حضور قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا
کلام اللہ پڑھنا تین ۷ چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم ۸ بے عمل و عمل بے اخلاص
و اخلاص بنفاق علامت بدبختی ہے دولت ۹ خواہش سے جوانی خضاب سے
زندگی دوا سے حاصل نہیں ہو سکتی تدبیر ۱۰ نیک کرنی آدھی گذران ہر امر
کی تحقیق آدھا علم ہر امر میں مآل اندیشی آدھی عقل ہے تارک ۱۱ دنیا کو خدا

تارکِ گناہ کو فرشتے تارکِ طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہین [۱۲] دنیا کے لئے
نعمت اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے [۱۳] عقلمند
آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعۂ حلال سے لذت حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے [۱۴] خودپسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہین
[۱۵] ہمیشہ خوف الہی دولتمندی مین میانہ روی غصہ مین حفظ مراتب
مدنظر رکھنا باعث نجات ہے [۱۶] زیادتی کلام وطعام ومنام مین ہلاکی
متصور ہے [۱۷] سلام مین پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
مین مدارج کی ترقی ہے [۱۸] خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے
محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے [۱۹] سردی مین وضو کرنا
نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارۂ گناہ ہے [۲۰] اللہ
کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے [۲۱] جو ادب

نہین رکھتا وہ علم نہین رکھتا جو صبر نہین رکھتا وہ دین نہین رکھتا جو تقوی

نہین رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہین ہوتا ہے [21] اللہ قہار سے ڈرو

حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو [22] دنیا سے محبت

نرکھو کہ وہ مومن کا گھر نہین ہے شیطان کے ساتھی نہ ہو کہ وہ مومن کا رفیق

نہین ہے کسیکو ایذا دو کہ یہہ مومن کا شیوہ نہین ہے [23] جسکا دل دانا ہو

بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے [24] خوش حال

وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر مین داخل ہونیکے

پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا [25] بلا پر صبر کرنا

آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے [26] مسجد ذکر خدا

قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمین شیطان داخل نہین ہوسکتا [27] سب دنون سے

بہتر جمعہ کا دن سب مہینون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [۲۸] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہیں [۲۹] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
جس میں خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں با ایمان جاؤ [۳۰] خوشبو عبادت
عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں [۳۱] محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہے [۳۲] خود پسند گمراہ مال پر
بھروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [۳۳] تکبر کو تواضع سے
حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [۳۴] لڑکپن میں [illegible]
جوانی میں مستی بڑھاپے میں سستی انسان کا خاصہ ہے [۳۵] فنا کے تین ہی درجے ہیں فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول فنا فی اللہ [۳۶] بکا کی تین قسم ہیں خوف عذاب خوف غضب
خوف جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا ایک
[illegible] ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات و [illegible] تیسرا باعث قرب

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
اے شیفتہ بہارِ گلزارِ جہان تو غافل چہ نشستۂ ز اسرارِ جہان تو از سحر زمانہ لحظہ لحظہ
سیلاب بر ہر لحظہ ہمی رسد بدیوارِ جہان الیعز بر نصائح رباعی چہار چیز
مطمح نظر ہین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با
مردمان چہارچیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے اتفاق نیکون سے
اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا چہارچیز چار چیز کو یاد
دلاتی ہین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نامرادی
بہجت کو چہارچیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا
ہر کسیکو کا فرنہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا چہار چیز
سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
کیساتھ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چہار چیز کے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت صحبت کا قرض فان
القرض مقراض المحبۃ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہین دشمن بسیار
قرض بسیار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیز پھر دالیس نہین آتین
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا - اور قضا گئی ہوئی ؎
برلب جوے نشستہ گزر آب ببین کین اشارت زجہان گذران مارابس
از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ہر چند ناکہ وفغان کند وجا مہا درد
چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہین وفا کرنا عہود پر نگاہبانی کرنا حدود پر
صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بنا و کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کرو کیونکہ گہاٹی سخت ہے
خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا آنکھ والا ہے شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر - انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر تو یہ بوڑھون کی نیک ہے گر جوانون کی نیک تو بخشش غنیون کی
نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نماز
ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سو آیۃ پڑھنے سے حق قرآن
ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطرہ
سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیری شکم
ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے روزہ
رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعویٰ اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض
جھوٹے دعوے ہین پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا[۱۸] قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق

آسمان مین ہے خالق[۱۹] کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت

بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے ازروے[۲۰] توریت

تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و

گوشہ نشینی وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے

خواہش[۲۱] ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیا[۲۲] مین

حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب

فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل ونظیر فرمائیگا

نیند[۲۳] کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو

جنت پر منحصر رکھو درد[۲۴] عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ

تصور کرو جوانی[۲۵] کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی [۲۶] ملک الموت روح کو قبض ورثا مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے [۲۷] خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب معرفت الہی کیلئے علم مسلمانوں کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے [۲۸] غصہ میں معافی تنگی میں بخشش تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق مشکل ہے [۲۹] الحمد اپنے وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا [۳۰] گم شدہ پر راضی رہنا سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے [۳۱] عورت پر اعتماد نہ کرے مال پر غرور نہ کرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے علم لاینفع نہ پڑھے [۳۲] آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا [۳۳] جو کہ عورت نہیں رکھتا آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈک

نہین رکھتا جوکہ برادرِ ہمرنگ نہین رکھتا قوتِ بازو نہین رکھتا جوکہ
زر نہین رکھتا دنیا کی عزت نہین رکھتا جوکہ یہہ چار نہین رکھتا کچھہ غم نہین رکھتا
قطعہ اسکندر و کیقباد و جمشید ہمہ رفتند بصد ہزار امید ہمہ برد بارِ غم آخرت
آنکس کہ بفکر گاؤ خر مُرد ☆ الغریز نصائح خماسی عُلما کی حقارت سے دین کا
اقربا کی حقارت سے دُنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
ازدیادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا بندیکی
نتیجہ ہے محتاج ہے کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
اولاد مطیعِ والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہین زبان و فرج کی
حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تونگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترکِ خواہشات مین

صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے

سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو

گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحتِ

نفس اطمینانِ قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ امرا کو تکلیف

نفس بے چینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانی حساب پستی درجہ نصیب ہے

صحبتِ نیکان تلاوتِ قرآن خلوے شکم عبادتِ شب عاجزی وقت صبح

تجلی دہ دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی

ہوتی ہے اللہ تعالی کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے

اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی

وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو راحت پر
ذلت کو عزت پر خاموشی کو زیادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الٰہی میں فراغت
ذاکروں سے امن نیک نامی و سخاوت نیکوں کی صحبت حاصل ہوتی ہے
جس شخص میں امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو
اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
ولیکن مہمان کو کھلانے میں میت کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادائے قرضہ میں
گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بھید کو صدقہ مال کو خلوص
عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام نے
گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوئے نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
رحمت خدا تعالیٰ سے نا امید نہ ہوئے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت سے
نا امید ہوا جسقدر اللہ تعالی سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر میں کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو سب محافظوں سے بہتر زبان
سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب
نیکیوں سے بہتر نعمت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالی کے
وعدوں پر کلی اعتماد خلائق سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلی درجہ کی صفت ہے ہر وقت کلمہ طیب
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
کی خوشی خوف خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
خوشی دیدار الٰہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یون مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے
گناہون مین اعانت کی بس اے فریاد رس فریاد رسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوا تیرے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
در حضرتِ ما دوستی یک دله کن ؛ ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یله کن وز یک ہیچ

باخلاص بیا بر درِ من ؎ گر گار تو بر نیاید آنگه گله کن ؎ ۵ زہر غم دوست
جز شکر نیست ؎ این نیز نصیب ہر جگر نیست ؎ بد سکے دہان جیب جانی
شیرین بود انچہ تلخ دانی العزیز النصائح ستداسی کتاب العدین
افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الٰہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا العقتی ہے
دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہون کے طرف خواہش شہوتون کے
طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا عذاب
بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیون مین مصحف بے تلاوت
گھر مین - قرآن فاسق و فاجر کے سینہ مین نیک عورت ظالم شوہر کے
قبضہ مین نیک مرد بدکردار عورت کے پنجے مین عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین جہوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنی دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قران مین غضب الہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اُسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا کو
پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عمل دلیلِ علم فہم ظرفِ علم
عقل پہرہ نیکی خواہش مرکبِ گناہ مال چادرِ تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھاکر
رازق کا شکر ادا نہین کرتے تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مردون کو
دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے اُنکے قلوب فساد سے بھرے ہین
حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو وفا بداخلاق
کو سروری نوشتۂ تقدیر کا رد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا
دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
دور اور اہل خیر سے قریب رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
عمل کو تھوڑا جاننا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد
ازل مین کرچکا ہے بیفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہوچکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگھبان رہنا مقبولیت توبہ کی
علامات ہیں بخشش کی امید پر گناہوں میں طول دینا بغیر عبادت کے
قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار
ہو کر معصوموں کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے
سب سے بہتر عقل خداداد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ نیک
(روش) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہو تو (اعتکاف)
یعنی گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہو تو (بحر نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہو تو
پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی درد الم غم زمانہ بس جانکاہ است
اول قدمش بسوے دوزخ راہ است گو غافل نشین و غم مخور شاد بزی تا این
معنی لا الہ الا اللہ است ــــ ہر سر خاکم گذر کردی صفا آوردہ ئی بے خجستہ

بگذر که ما ہم جسم و جانے داشتیم کے از فریب باغ ہان غافل مشو اے عندلیب

بیشتر ما ہم درین باغ آشیانے داشتیم   العزیز النصائح سباعی بادشاہ

عادل جوان صالح بخوف خدا تنہائی میں رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق

چھپاکر صدقہ دینے والا للہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت

رکھتے ہوئے زناکاری سے انکار کرنیوالا سایۂ عرش پائیگا تہمت لگانیوالا

ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت

یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے

بیہودگی بڑھتی ہے. بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے

پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے

تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا رہے

دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے. تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود سے

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
درپئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیر شکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالے کامل ہمیشہ سے زیادہ
تونگر ہے اُنکے انعام کا فاعل و مفعول حلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ میں جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زندہ ام آلودہ بہ افکارتنم ٭ ور مُردہ ہمان بہشت و دوزخ وطنم ٭

یارب بگو بذات پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونہ بار ہستی فگنم ٭

مثنوی بشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورت ہای آب و گل نشستی ٭

دل از ناپاکی باطن چہ پاک ست ٭ اگر ناپاک شد دستت چہ باک ست ٭

ایضاً نیز نصائح ثمانی آنکھ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے

عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے

آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہوسکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ

بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاوے قرات بیفکر جسکا اثر دل پر

نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقوی حاصل نہو مال بے سخاوت جس سے

لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین بایکدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہین
یاندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھہ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہئے
دل مین خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھہ مین حیا و بکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نورِ چشمِ آدمی افزون شود
از ہشت چیز ٭ گر میسر میشود بآب و نظر کن ہر زمان ٭ بر زر و بر مصحف و شیخ
کبار و شاہِ عدل ٭ خطِ خوب حسنِ خوب سبزہ و آبِ روان ٭ رباعی
نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ ٭ از قطعِ تعلقم بود حشمت و جاہ ٭ ترکِ اسباب
بہ ز جمعِ اسباب ٭ کز دولتِ فقر ہر گدا گردد شاہ ٭ العزیز نصائح تساعی
غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسایشِ جسم محبتِ مال ثنا پسندی
تحکم دروغ گوئی خطاؤن کی جڑ ہین انکی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
محبت تندرستی جسم حفاظتِ فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری
نرمیِ قلب گذرِ پلِ صراط نجاتِ دوزخ ہمسائیگی صالحین مشہور ہے
زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر چلت
سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے واے تیرے حال پر ایک دن تو میرے پیٹ مین ہوگا

ایسا آئیگا کہ تیرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا و آشنا سانپ لے تا بل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پھرتا ہے اندر
اندھیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھ پھرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی تو واندر رہ حق صاحب درد گردی ہمہ روزان و شبان
بگرد مردان میگرد و تو مرد گردی چو گرد مرد گردی العزیز نصائح عشاری
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضاے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز جنکو دانائی آسانی قناعت کے ساتھ
صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خاموشی کے ساتھ غم خوف خدا
کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
کے ساتھ علم نافع حلم بردبار کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
مطلب بغیر عوض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری
بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر
توفیق کے و تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ نہ بتلائے
علم جس پر عمل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتھیار جو استعمال میں نہ لایا
جائے مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے مصحف جس میں تلاوت نہ کیجائے مال جس میں
زکوۃ نہ دیجائے گھوڑا جس پر سواری نہ کیجائے علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب اچھا پیشہ ہے۔ تقوی اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے۔ قناعت اچھی تونگری ہے توفیق اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فاعتبروا یا اولی الابصار جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا۔ حق تعالی کے ساتھ صدق۔ نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ سخاوت۔ دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کار نا آمدہ پیش کز رنج ست نصیبِ مردم دور اندیش خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

اے نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو
پھونچاویگا خدا تعالی تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو مکرر اگا
کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہانتک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کیہ یہی
جال جنجال بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے
نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچتاؤگے پچتاؤگے ۔ یک نکتہ بس است اگر شعور است تو
ورنہ چو چراغ پیش کور است ۔ خوبی وخوشنمائی تراد و بندہ ہست ۔ و این یک سخن
من بہتر از ہزار پند است ۔ فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھہ نہ
لیجانی چاہئے الحمد للہ علی حلمہ بعد علمہ وعلی عفوہ بعد قدرتہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہوس پھر بھی یہی
کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال مد نظر رکھکر اسکو اپنے
لئے کارنامہ ہدایت بناوگے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامن مقصد کو
گل کامیابی سے پُر کروگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤگے جو
فقیر اِس وقت لیجا رہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ؎ بخر جانِ من
ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقتِ زادنِ تو ؎ ہمہ خندان بدند
تو گریان ؎ آنچنان زی کہ بعد مُردنِ تو ؎ ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ؎ اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم ؎ امروز چو
پردہ پوشی من کردی ؎ یا رب ندری پردہ من فردا ہم ؎ جناب امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ
مَن قَالَ ؎ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلی اعلی پر نظر رکھو ۵ تونگری نہ بمال است
پیش اہل کمال نکہ مال تا لب گورست و بعد ازان اعمال نکو من انچہ شرط بلاغت
با تو میگویم تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک روز بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکر مند ہون
۵ ہمیشہ پیشہ غدارہ این سخن جاریست نکو کہ ہیچ مردم دنیای دون
نگون سار است بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہونچتی ۵
اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال را این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است
ہاے ری دنیا ہیچ ہے جو کچہہ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ وَّ لَا مُحَصَّلَ

اِلَّا بِالزُّوْرِ اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَّطَالِبُوْھَا کِلَابٌ ۔ بنیاد ل

نہ بندد ہر کہ مرد است ۔ کہ دنیا سر بسر اندوہ و درد است ۔ بروبار بگورستان

نظر کن ۔ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ۔ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے

حدیث حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ ۔ تیرا ہر فعل خواب و خیال ہے

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ این جہان با کس وفاداری

نکرد ۔ داغِ حسرت داد و غم خواری نکرد ۔ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے

تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا

پیدا کرنا ہے اسمین شک نہین کہ تو رابطے اقامت وثبات بے استقامت

ہے اسمین ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہین اور

ایک ھی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج وملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھ اوٹھا کر دیکھتا
نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادھم سے
تو خانہ محبت و بیدادی ہے راندہ جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز
تلخی ہے مہجورہ شفیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونہ بایزید بسطامی سے
تو چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل آخرت
کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَّالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی نجھین
تین قبائح ہین محنت سے ہاتھہ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت
سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است وکار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
امام الوقت نور اللہ تعالی مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرورتون سے
بڑھکر نہین کھانا پینا پہننا خوشبو جماع اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے
مین شہد پینے مین دودھ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
ہے ریشم کیڑے کی پیخال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پیخال دودہ کا پیشاب
ریشم کا لکیر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدیہ
ناپائدار دل بستگی را انتایہ منہ دل برین سرای ناپائدار کہ ز سعدی ہمین یک سخن
یادگار گو مولانا چیست دنیا ہمچو حنظل ای پسر ظاہرش خوب است و در
باطن پیشہ ہمی ناید ظاہرش گر رنگ لیکن زہر دارد لیک اندر باطن او ہمچو
رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے جب تک جئے جئے جب
اجل آئی مر رہے کوہ رہ ہمیشہ چاہئے باندھے کمر رہے کہ دنیا وطن
نہیں کہ آئے بسر رہے از ہر چہ بیرنگی جدا خواہی شد گذران کہ بزندگی
جدا باشی از وی در صورت وفای حیات مستعار دم ناپائدار باقی آئیندہ

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الہدی ٭ اب اس دعا پر اس نامہ
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد ٭ فردائے قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پھر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرمسار نکر رباعی روزیکہ بود
اذا السماء انشقت ٭ واندم کہ بود اذا النجوم انکدرت ٭ من دامن تو
بگیرم اندر عرصات ٭ گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یارب شدہ ام
تبہ بیامرز مرا ٭ شرمندہ دلم سیہ بیامرز مرا ٭ فردا کہ بجز گنہ نکردم کارے
بخشندہ ہر گنہ بیامرز مرا ٭ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند ٭ قسمی بمن
رند پریشان بخشند ٭ گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ٭ ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

يلوح الخط في القرطاس دهراً وكاتبه رميم في التراب ؎

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید ٭ نویسندہ را نیست فردا امید ٭ ہر کہ بیند دعا طمع دارم

زانکہ من بندہ گنہگارم ٭ حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است وبس ٭ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ٭ اللهم اقذف في قلبي رجاك واقطع

رجائي عمن سواك حتى لا ارجوا احداً غيرك اللهم ارزقني

حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربني الى حبك وصلى الله على

خير خلقه سيدنا وشفيعنا ومولانا محمد وآله وسلم برحمتك

يا رحمن يا رحيم ؎ تحرير في التاريخ ۱۵ شعبان المعظم سنہ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم آثم پر دعا گو

محمد عبد العزیز

عفی عنہ واحسن اللہ احوالہ وعاقبتہ آمین

خاتمۂ نسخہ

مخفی نماند اس علالت پر ملالت میں وہ سماں یاد آیا خوب تر سے تمکو خبردار

۱۳۲۶

کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ہے

قصہ شہرت شنود جامی را ولیکن ہمہ نظم آبدار نوشت کہ بہر احباب بر صحیفۂ دہر

نکتہ چند یادگار نوشتہ کہ پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے

دماغ ایسا نقاہت سے ہے لرزاں کہ بسان آسیاے آب گرداں ہے

غشیان دماغ و اعصاب شکستہ پھر ایک جنجال بدن میں مبتلا ہے کہ کسی

کچھ طاقت ہے نہ قوت نہ صحت ہے مصیبت ہے مصیبت

پیر و مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خورد

اثر سے دارد تمہارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت

آتا ہے اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الآفاق

اسم باسمی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت

پیر سید پیر محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو

طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً

قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی

عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی

ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا

لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اسمین کوئی ایسی

بات نہین ہے ولیکن سہ یک ہنرداری و منتاد عیب بدو دوست نہ بیند

بجز آن یک ہنر کو اسکے طبع پر اصرار بلبسیار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ

نہ انکار میکنم ونہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ

تحریر و ترسیل کیا و ہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومۂ صاحبزادگانِ
بلند اقبال الموسوم عزیز الاخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم بامسمّٰی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھہ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے ازبس مفید ہے صاف
اردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہو سکتے ہین
مبتدیون کے واسطے اِس مین علمی، واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد متصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ وموعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانا ناکا ایک طوفان ناولون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب

اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام

دیگا جو دل حسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولون مین ہوتی ہے وہ پند و

نصائح کی کتابون مین ڈھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم

ہوتی ہے لیکن مآل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ

دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون

کو راہ راست پر لاتی ہین اس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت

ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری راے مین ہر شریف شخص کے

نزدیک اسکا ایک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے

دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور

مذہبی ذوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر ہو اِس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونون جہان مین
خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہین دیکھین کہ مذہب اسلام مین کیسی
اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست بازی
اسمین کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے
کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی
گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظر ان تمام تقاضون کے عالم رویا

خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعلقدار

مین بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہون لہذا بعد ملاحظہ و صواب دید حسب الحکم عالم
پیر و مرشدم مدظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ہے صبح پیری مید مد آخر دمے ہشیار شو
خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ تمت بالخیر والعافیۃ

تقریظ بے ہمتا پیر تنویر مسالکِ مسالک طریقت ہادیٔ مراحلِ شریعت

خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساربِ مسالہ؟

وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارج معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ

عرفان پیر جوان سیدی و سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید

عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین

پروردگار تیری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے

اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی میں

وہ باعث موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و مظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت

محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جاوے

؎ گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیشِ نظرم ٭ وَجْهُهُ فِیْ نَظَرِیْ كُلَّ

غَدَاةٍ وَعَشِیٍّ ٭ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰی

وَابرِك حَالِہٖ سَیِّدِی سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال آپکی صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرض و روگردان ہو اور ہمہ تن محوِ جمال ذو الجلال ہو سبحان اللہ لڑکوں کو وصیت اسطرح کی کہ انھیں محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہٗ۔

از عالم باعمل جناب مولوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلی آلہ

اہل الصدق والصفا اما بعد مجکو اس کتاب کے مطالعہ کا

شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ)
۱۳۲۶ھ

طریقت کا خلاصہ شریعت کا لُب لباب ہے مسلمانون

کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا)
۱۳۲۶ھ

اللہ تعالیٰ اِسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

قطعہ تاریخ

طبع زاد جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ	چون رقم زد عزیز البرایا
سال نیکو چہ نوشت احمد	دلکشا خوب نادر وصایا

۱۳۲۶ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحبِ طبعِ سلیم میر تہنیت علیخان صاحب تسلیم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر
ایک حالت پر نہین رہتا ہے دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن مین تھے مزے
شام کو گلشن مین تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی گل جس شاخ پر
آج اوسمین ایک پتے کا نہین نام و نشان

جابجا تھے وجد مین طاؤس رقصان جس جگہ
آج دیکھا غور سے جاکر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی
نام کو باقی نہین اوسکی کہین سرمستیان

کالی کالی کل جہان گھنگور چھائی تھی گھٹا
ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار
بلبلِ نالان وہان ہے آج سرگرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

جلتے تھے جو سلیمانِ زمانا آپ کو
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

جامِ جم ہے اب نہ ہے آئینۂ اسکندری
قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولت طغرل کہان اور شان سلجوقی کدہر	اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان
دیکھی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین	موت کے پنجے سے پا سکتا نہین کوئی امان
کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار	ہان مگر رہتی ہین باقی بعد مُردن نیکیان
سامنے میرے دہری ہے اِک کتاب لاجواب	نیکیون کا آئینہ ہے اور مجسم خوبیان
ہے مرتب اِک نصیحت کا کہ جسکو دیکھکر	کانپنے لگتے ہین ڈر کے خوف کھاتے ہین
آخرة کا اِک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرة	اسکے اِک اِک حرف مین پنہان ہین سبق نیکیان
مژدہ دیتی ہے گنہگارون کو توبہ کا کبھی	ہی ریاکارون کی طاعت پر کبھی نفرین کنان
پارساؤن سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبھی	کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان
انتخاب بیمثال ایسا کبھی دیکھا نہین	بند کوزہ مین کیا ہے ایک بحر بیکران
اِسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک	اِسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جنان
انتخاب نسخہ دین مولوی عبد العزیز	مُتقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کسقدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے — آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بار گران

کیون نہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب — یا خدا دنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مخاطب عبد رحمن احمد عبد اللہ سے — آپکے لخت جگر دونون ہین اور آرام جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اس وصیت کا کہ قوم — لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھے حرز جان

بندہ پرور شاہ آصف مہربان اوسکا وزیر — شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہ آصف کا ہے سایہ سایۂ فضل خدا — شاد کی تدبیر سے ہے ملک سارا شادمان

علم کا چرچا ہے اور وہی علم پاتے ہین صلہ — ربع مسکون مین رکن ہے آج کل نصف جہان

شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی ہے قوی — ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رایگان

داخل تعلیم ہوگی یہہ کتاب دلپذیر — قوم کی جاتی رہیگی غفلت خواب گران

گرچہ مین کیا اور میری راے کی وقعت ہے کیا — مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادصرصر سے ہے مرجھایا ہوا — ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاور نہو تو کام کچھہ آتا نہین
فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراطِ زمان

ایک دل اور اوسمین ہو سو آرزوؤن کا ہی خون
ایک سر اور اوسمین وسوسے ہین ہزارون ہی نہان

بے سبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو
کچھہ سمجھہ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان

عمر بھر کی جانفشانی خاک مین سب ملگئی
اوسکے بدلے مین ملی ہین سیکڑون رسوائیان

دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے
بندگی مین رات دن جو جو اُٹھائین سختیان

کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا
میری محنت کے ثمر ہونگے نصیبِ دشمنان

تجھہ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال
جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان

انبیائ کے واسطے اور اولیاء کے واسطے
اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین با عز و شان

اللہم آلِ احمد کے طفیل اور سب اماموں کے طفیل
شاہ کو مسرور رکھہ اور شاد کو رکھہ شادمان

ہو کشاکش سے ضمیمِ خستہ دل کو بھی نجات
اور مولف ہون تمناے دلی پر کامران

قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا
واہ واہ کیا بات ہے اے باکمالِ نکتہ دان